REGD-E-P.NO 801

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

# ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۷½ روپے فی پرچہ ۲/۔

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۲۸ احسان ۱۳۳۴ ہش مطابق ۲۸ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۴

## حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

انسبرگ - ۱۴ جون - ۱۱ بجے رات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت انسبرگ پہنچ گئے۔ حضور سفر سے لطف اندوز ہوئے۔

زنبرگ (جرمنی) ۱۶ جون - حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ گذشتہ شام بخیریت زنبرگ پہنچ گئے۔ اور راستہ میں خوشگوار سفر سے محظوظ ہوئے۔ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ اور انچارج مبلغ جرمنی چوہدری عبداللطیف صاحب نے حضور کا استقبال کیا۔

آج اعصابی امراض کے ماہر پروفیسر بلوگل نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا معائنہ کیا اور بتایا کہ حضور کی صحت اب مکمل طور پر ٹھیک ہے۔ (الحمد للہ) ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے نمائندگان سے تبلیغ اسلام کے متعلق تبادلۂ خیالات فرمایا۔ شام کو احباب جماعت کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں استقبالیہ دعوت پیش کی گئی۔ اور حضور نے جماعت کو خطاب فرمایا۔

سگراون ہیگ ۱۸ جون (سات بجے شام) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیریت سگراون ہیگ پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ اور طبیعت میں بشاشت ہے۔ الحمد للہ۔ حضور راستہ میں سفر سے محظوظ ہوئے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کلام امام الزمانؑ

### نجات یافتہ کون ہے؟

" جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زاد کے لئے کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ سمجھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں ہے جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے جو اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھاتی ہے ——— نجات یافتہ کون ہے؟ ———

وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیان شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے "۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

## راولپنڈی کے فیصلہ پر ایک نظر

ایک شخص لفٹیننٹ نذیر الدین نے اپنی منکوحہ بیوی امتہ الکریم کو طلاق دی تو موصوفہ نے حصول مہر و جہیز کے لئے عدالت کی طرف رجوع کیا۔ عدالت ادنیٰ نے یہ قرار دیا کہ چونکہ مدعیہ احمدی ہونے کے باعث غیر مسلم ہے اس لئے مہر کی حقدار نہیں۔ اپیل پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے عدالت ادنیٰ کے فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت کچھ تحریر کیا ہے۔

### کیا عدالت ایسے فیصلہ کی مجاز ہے؟

سب سے اول ہم اس امر کا جائزہ لیتے ہیں آیا پاکستان میں عدالتیں کسی کے مسلم یا نامسلم ہونے کے بارہ میں فیصلہ دینے کی مجاز ہیں؟ سو جاننا چاہیئے کہ عدالت کسی قانون کی تابع ہے۔ پاکستان کا آئین ابھی تیار نہیں ہوا۔ اور جو سابقہ آئین جاری ہے نہ اس میں کسی قسم کی ترمیم ہوئی ہے کہ جس کی رو سے عدالت کو کسی کے اسلام و عدم اسلام کے بارہ میں فیصلہ دینے کا اختیار تفویض کیا گیا ہو حتیٰ کہ تحقیقاتی عدالت نے اس امر کے بارہ میں کسی قسم کی رائے دینے سے احتراز کیا ہے۔ حالانکہ تحقیقاتی عدالت کا قیام اس فتنہ کے بواعث کی تحقیقات کی خاطر ہوا تھا کہ جب جماعت احمدیہ کو مسئلہ ختم نبوت کی آڑ میں غیر مسلم قرار دینے کے لئے امن عامہ کو تباہ کرنے سے بھی احرار و جماعت اسلامی کی طرف سے احتراز نہ کیا گیا۔

بالفرض پاکستانی عدالت کو ایسا فیصلہ دینے کا اختیار ہے تو ہم دریافت کرتے ہیں کیا وہاں چور کو ہاتھ کاٹنے (قطع ید) کی سزا دی جاتی ہے؟ کیا وہاں مقتول کے ورثاء قاتل کو سزا سے قتل معاف کر کے اس کی دیت لینے کا اختیار رکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیا عدالت کو صرف مسلم و نامسلم قرار دینے کا اختیار ہی حاصل ہوا ہے؟ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ تعصب کے باعث اقلیت کو تنگ کرنے کی راہ اختیار کی گئی ہے۔ اور ایسے مجسٹریٹ اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں معصوم و ناکردہ گناہ لوگوں کے خون سے ہولی کھیلنے سے ذرہ بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔

ہم یہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ مسلمانوں کا وہ کون سا فرقہ ہے کہ جس نے دوسرے فرقہ پر کفر کا فتویٰ ہی نہیں لگایا؟ کیا شیعہ و سنی اور وہابی و غیر وہابی ایک دوسرے کے نزدیک مسلمان ہیں؟ نہیں۔ تو کیا یہ امر پسندیدہ ہوگا کہ ایک وہابی مجسٹریٹ یہ فیصلہ کرے کہ چونکہ لڑکی غیر وہابی ہے۔ اس لئے طلاق پر وہ مہر کی حقدار نہیں۔ کیونکہ غیر وہابی مسلمان نہیں؟ کیا اس طریق پر ہر مجسٹریٹ اپنے عقیدہ کی رو سے دوسرے عقیدہ کے پیروؤں کو کافر قرار نہ دے گا؟ اور کیا اس کا نتیجہ افراتفری و فرقہ وارانہ کشیدگی۔ تفرقہ انشقاق اور تباہی اور بربادی کی شکل میں نمودار نہ ہوگا؟ کیا پھر عدالتہائے عالیہ اور فیڈرل کورٹ ایک لمبے عرصہ تک اس امر کے فیصلہ کرنے میں مصروف نہ ہو جائیں گے۔ کہ ماتحت عدالتوں نے درست فیصلہ دیا ہے یا نہیں؟ کیا یہ امر اسلامی ممالک بلکہ تمام دنیا کے لئے ایک مضحکہ خیز ثابت نہ ہوگا؟ کیا مجسٹریٹ مذکور پسند کریں گے کہ ایک احمدی کے پاس اس قسم کا مقدمہ جائے تو وہ آئین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے عقائد کی روشنی میں کوئی فیصلہ صادر کرے؟

### ایاز قدرِ خود بشناس

بالفرض اس مقدمہ کا فیصلہ اسلامی آئین کے مطابق کیا جانا ہوتا تو سوال یہ ہے کہ کیا مجسٹریٹ مذکور ایسے فیصلہ کرنے کے اہل تھے۔ کیا انہوں نے اسلامیات کا گہرا مطالعہ کیا ہے؟ کیا وہ اسلامی اصولوں سے واقفیت رکھتے ہیں؟ مجسٹریٹ کے عہدہ پر فائز ہوتے وقت جو امتحان انہوں نے دیا تھا کیا اس میں اسلامیات وغیرہ کا ان کا امتحان اس نقطۂ نظر سے لیا گیا تھا کہ تا جانچ ہو سکے کہ اسلامی شریعت کے مطابق یہ فیصلہ دینے کے اہل ہیں یا نہیں؟ کیا حکومت پاکستان نے کوئی ایسا طریق اختیار کر رکھا ہے؟ ان کا مبلغ علم ذیل کے امور سے ظاہر ہے:-

(۱) "یہ عقیدہ "ختم النبیین" کہلاتا ہے جس نے قرآن کریم میں ہمارے رسول صلعم کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن قادیانی اس فقرہ کو خاتم النبیین کہتے ہیں جس کا مطلب پیغمبروں کی مہر لیا جاتا ہے" (ماخوذ از رسالہ "مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں" شائع کردہ مکتبہ نوائے پاکستان لاہور ص۸)

جس نے ناظرہ قرآن مجید بھی پڑھا ہو وہ جانتا ہے کہ قرآن مجید میں "خاتم النبیین" لکھا ہے نہ کہ "ختم النبیین"!

(۲) مجسٹریٹ مذکور لکھتے ہیں:-

" جماعت احمدیہ کی بنیاد ۱۹۰۱ء میں رکھی گئی اور مرزا صاحب کی اپنی ذاتی درخواست پر اسے سرکاری ریکارڈ پر مسلمانوں کے فرقہ سے باہر ظاہر کیا گیا"۔ (رسالہ مذکور ص۱۱)

اس میں قلت علم کے باعث یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا تمام مسلمان ایک فرقہ ہیں اور حضرت مرزا صاحبؑ نے خود جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے خارج کروایا۔ دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں حنفی سنی شیعہ وغیرہ کی طرح امتیاز و شمار کے لئے اپنی جماعت کا نام احمدی رکھ کر حضورؑ نے اس نام پر مردم شماری میں احمدیوں کو درج کرنے کی حکومت سے درخواست کی تھی۔ امتیازی نام رکھنا نامناسب نہیں۔ بلکہ ایسے نام سے خصوصیات سننے والے کے ذہن میں فوراً مستحضر ہو جاتی ہیں۔ خود قرآن مجید میں بعض خصوصیات کے باعث مسلمانوں کے دو طبقات کے نام انصار و مہاجرین رکھے گئے۔ کیا وہ مسلمان نہ تھے؟ معاذ اللہ۔ ۱۹۰۱ء میں مردم شماری ہونیوالی تھی۔ اور مردم

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شادی کے رجسٹر میں ہر ایک مذہب کے ماتحت فرقوں کا خانہ بھی ہوتا تھا۔ اس لئے حضور نے ۴ر نومبر ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:-

"اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند کرتے ہیں وہ نام مسلمان فرقہ احمدیہ ہے۔ اور جائز ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے بھی پکاریں"

(۳) مجسٹریٹ موصوف لکھتے ہیں کہ حقیقۃ الوحی کتاب میں حضور نے اپنے تئیں محمد مسلم قرار دیا ہے اور آئینہ کمالات اسلام کتاب میں اپنے آپ کو خدا قرار دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں ہی خلافِ حقیقت ہیں۔ حضور نے اپنے تئیں ہمیشہ آنحضرت صلعم کا متبع قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

"میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اسکی پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"

آئینہ کمالات اسلام کے حوالہ سے جو بات منسوب کی گئی ہے کاش مجسٹریٹ صاحب اتنی سمجھ کے مالک ہوتے کہ وہ رویا اور حقیقت میں فرق جان سکتے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"در اثنائے امام" (صفحہ ۵۶۴) [illegible] نے خواب میں دیکھا اور مجسٹریٹ صاحب اسے حقیقت پر محمول کرتے ہیں۔ ایسے ہی صاحبِ عقل کے سامنے اگر کسی انسان کو شیر کہا جائے گا تو جھٹ محض شیر پکارا جانے پر اسے حقیقی حیوان قرار دیدیں گے ؏

برین عقل و دانش بباید گریست

(۴) آیت خاتم النبیین کا ترجمہ جو دیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو قرآن مجید سے ذرہ بھر مس نہیں۔ فیصلہ میں لکھتے ہیں:-

"محمد ہم میں سے کسی انسان کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن (وہ) اقرارِ وجود خداوندی ہے اور وہ ختم النبیین ہے"۔

اس ترجمہ سے مبلغِ علم کا اندازہ ہوتا ہے۔

## فیصلہ میں تعصب کا ثبوت

اگر یہ فیصلہ اپنی راہ سے ہٹ کر نہیں کیا گیا اور اسلامی آئین کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ اور گو اسلامی آئین یہی ہے کہ کسی مسلمان کی غیر مسلم سے شادی نہیں ہو سکتی۔ تو کیا مجسٹریٹ صاحب نے خاوند کو کسی جرم کی سزا دی ہے؛ جب یہ شادی شادی نہ رہی تو پھر مجسٹریٹ صاحب اس امر کو فیصلہ میں لاتے کہ یہ پتہ ملتے ہی کہ بیوی غیر مسلمہ ہے خاوند نے اسے طلاق دے دی تب بھی بات ہوتی۔ لیکن اس بارہ میں ایک لفظ تک نہیں لکھا گیا۔ جس سے مدعیہ کے وکیل کی یہ دلیل بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے کہ جب خاوند نے باوجود میٹرک پاس ہونے کے ترقی کر لی تو یہ سوچ کر کہ ایک لوہار کی لڑکی کو رکھنے سے افسر اسے "سوشل" قرار نہ دیں گے اسے طلاق دے دی۔ کیا دیانت کا تقاضا یہی تھا کہ جب مجسٹریٹ صاحب حقیقۃً یہ سمجھتے تھے کہ خاوند مسلمان ہے اور منکوحہ بیوی غیر مسلمہ اور ان دونوں کا رشتہ زوجیت قائم نہیں رہ سکتا۔ تو وہ فیصلہ میں یہ لکھتے کہ بیوی کے غیر مسلمہ ہونے کا علم ہونے پر جس قدر عرصہ خاوند نے اسے حبالۂ عقد میں رکھا اس کی اسلامی قانون سے یہ سزا ہے جو اسے دی جاتی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے تعصب کے باعث مجسٹریٹ صاحب کو ایسے کلمۂ حق کہنے کی توفیق نہیں ملی۔ کیونکہ ان کا ایسا فیصلہ دینے کا مقصد کچھ اور تھا۔ (باقی)

## ۳۰ر جون کے بعد

حسب اعلان ۳۰ر جون تک سو فی صدی چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کے نام دعا کے لئے بذریعہ ہوائی ڈاک بغرض دعا حضور ایدہ اللہ کی خدمت عالیہ میں بھیجے جا رہے ہیں

جو مخلصین اپنی مجبوریوں کے باعث اس موقعہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکے وہ اب اپنا چندہ پورے طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں تا اگلی فہرست میں ان کا نام حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو سکے۔ وکیل المال تحریک جدید

# اخبار احمدیہ

ربوہ تعلیم الاسلام کالج کے بی۔ایس۔سی کے امتحان میں شریک ہونے والے نو طلبہ میں سے ۵ کامیاب ہوئے۔ ۴ کمپارٹمنٹ میں آئے۔ شیخ اعجاز الرحمٰن صاحب یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر آئے ہیں۔

لاہور۔ ایک احمدی طالب علم منیر احمد صاحب رشید ولد میاں محمد اسحاق صاحب سنوری گورنمنٹ کالج سے بی۔ایس۔سی کے امتحان میں ۳۹۲ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ موصوف میٹرک میں یونیورسٹی میں دوم اور ایف ایس سی میں یونیورسٹی میں چھٹے نمبر پر رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

کراچی۔ ۶ر جون۔ ایک قدیم صحابی حکیم محمد دین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ وفات پا گئے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۹ر جون۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب (ناظر امور عامہ و خارجیہ) گورداسپور میں ضلع کانگرس کے اجلاس میں شریک ہوئے جس میں مجلس عاملہ اور بعض کمیٹیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ ۲۱ر جون کو بعدالت جناب سردار مہتاب سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین گورداسپور بسلسلہ مقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن پیش ہوئے۔ اور ۲۴ر جون کو جناب سردار پورن سنگھ صاحب ایس پی کے قادیان تشریف لانے پر ایک وفد کے ساتھ ملاقات کر کے بعض احباب کے پاسپورٹوں کے تعلق میں گفتگو کی۔

قادیان ۲۲ر جون جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب (ایم۔ایل۔اے) کے صدر ضلع کانگرس منتخب ہونے کی خوشی میں اہالیانِ قادیان نے میونسپل کمیٹی میں ان کو عصرانہ دیا گیا جس میں گورداسپور۔ بٹالہ۔ دھرم کوٹ رندھاوا تک کے معززین نے شمولیت کی۔ داعیان میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی بھی تھے۔ اس میں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مکرم حکیم خلیل احمد صاحب۔ مکرم صلاح الدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے بھی شرکت کی۔

قادیان ۲۵ر جون۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ ناظر اعلےٰ کئی روز سے پاؤں کی درد نقرس سے فریش تھے۔ اب بفضلہ تعالےٰ پہلے سے آرام ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

## کلام سید الانام

(۱) حضرت ابن [illegible] سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو میرے سامنے ایک دوسرے کی بدگوئیاں نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ میں گھر سے نکلوں اور تمہاری مجلسوں میں آؤں تو میرا سینہ سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ترمذی)

(۲) حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگوں کے عیبوں کی جستجو کرتے پھرو گے تو بجائے لوگوں کی اصلاح ہونے کے لوگ اور زیادہ خراب ہوں گے۔

(ابوداؤد)

## زائرین

مندرجہ ذیل احباب زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے:-

(۱) ۱۳ر جون ربوہ سے مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی فاضل (از اقارب میاں جلال الدین صاحب) اور لاہور سے عبد اللطیف صاحب مع اہل و عیال (۲) ۱۵ر جون لاہور سے چوہدری صلاح الدین ناصر خان صاحب (خلف چوہدری ابو الہاشم خان صاحبؓ) مع والدہ محترمہ۔ (۳) ۱۶ر جون۔ لاہور سے منیر احمد صاحب (برادر ٹھیکہ دار بشیر احمد صاحب) سرگودھا سے عبد الرحیم صاحب (برادر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر) ۱۷ر جون۔ گوجرانوالہ سے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ و عبد الرشید صاحب (اہلیہ و برادر نسبتی ملک بشیر احمد صاحب ناصر) ربوہ سے چوہدری محمد دین صاحب ہیڈ کلرک بہشتی مقبرہ مع اہل و عیال۔ لائلپور سے مولوی فضل الدین صاحب (خسر عمر الدین صاحب) مع اہل و عیال (۵) ۲۰ر جون عبد الحمید صاحب و عبد العزیز صاحب پسران ماسٹر محمد چراغ صاحب سابق سکنہ کھارا (۶) ۲۱ر جون اوکاڑہ سے اہلیہ محترمہ بھائی شیر محمد صاحب تاجر قادیان (۷) ۲۲ر جون ڈسکہ سے میاں الٰہ بخش صاحب (والد مولوی بشیر احمد صاحب خادم) ربوہ سے حمید اللہ صاحب صابر (ولد میاں سراج الدین صاحب مؤذن)۔

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:-

(۱) ۱۲ر جون۔ محمد اسمٰعیل صاحب (۲) ۱۷ر جون عبد الرشید صاحب (۳) ۱۸ر جون۔ دیگر قدسیہ و حمید الدین (بچگان ملک صلاح الدین صاحب) چوہدری صلاح الدین صاحب ناصر خان صاحب مع والدہ محترمہ۔ عبد اللطیف صاحب (۴) ۱۹ر جون۔ منیر احمد صاحب عبد الرحیم صاحب (۵) ۲۰ر جون میاں احمد دین صاحب ڈنگوی دوا فروش کرم الٰہی صاحب مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی و چوہدری محمد دین صاحب آف لاہور۔ (۶) ۲۲ر جون عبد الحمید صاحب و عبد العزیز صاحب (۷) ۲۳ر جون چوہدری محمد دین صاحب اہل و عیال۔

تولد بیان: ۲۳ر جون عزیزم احمد صاحب منصوری درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

تصحیح: ۱۱ر جون کے پرچہ میں ایک زائر نذیر احمد صاحب ہمشیرہ زاد حاجی محمد دین صاحب کا نام غلطی سے منیر احمد درج ہو گیا ہے۔

خطبہ جمعہ

# سورۂ فاتحہ میں اشتراکیت اور سرمایہ داری جھگڑے کے استیصال اور دنیا میں امن قائم کرنے کے گُر بتائے گئے ہیں

## رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے ظل ہیں۔ اس لئے آپ بھی ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں


(از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

فرمودہ ۲۷؍ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک (سوئٹزرلینڈ)


تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

### جمعہ کی نماز

سے پہلے چار سنتیں ہوتی ہیں جو امام کے آنے سے پہلے پڑھنی چاہئیں۔ اگر امام آجائے اور خطبہ شروع کر دے۔ تو پھر دو سنتیں ہوتی ہیں اور باقی دو بعد میں پڑھنی چاہئیں۔

میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ

### مجھے رؤیا میں بتایا گیا

کہ سورۃ فاتحہ میں دنیا کا امن اور کمیونزم اور کیپٹلزم کے جھگڑے کے استیصال کے گر بتائے گئے ہیں۔ اور میں نے سب سے پہلے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم سے ایک نسخہ بیان کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو الحمد کہا گیا ہے تو وجہ بھی بیان کی ہے کہ وہ رب العالمین ہے۔ جب تک کوئی شخص رب العالمین نہ ہو چاہے اپنی پارٹی کے ساتھ وہ کتنا ہی اچھا سلوک کیوں نہ کرتا ہو۔ وہ الحمد کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

### الحمد کا مستحق

وہی ہو سکتا ہے۔ جو پارٹیوں سے بالا ہو۔ اور ہر قوم اور ملت سے اس کا سلوک انصاف اور رحم والا ہو۔ اس سلسلہ میں میں نے بتایا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اس صفت کے ظاہر کرنے میں سب سے بالا تھے۔ لیکن آپ پر بھی اعتراض ہوئے۔ لیکن وہ اعتراض اس قسم کے نہیں تھے۔ جو معقول ہوں۔ بلکہ غیر معقول اعتراض تھے جو اپنی ذات میں اس بات کو گواہی دے رہے تھے۔ کہ یہ سچے اعتراض نہیں ہوتے۔ میں آج اس سلسلہ میں

### ایک مثال

بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان تھا۔ جب آپ نے ہرقل کو خط لکھا۔ تو ہرقل بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جس شخص نے خط لکھا ہے۔ اس کی قوم کے کوئی لوگ اس ملک میں ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ ابوسفیان ان دنوں اپنے قافلہ سمیت تجارت کے لئے آیا ہوا ہے۔ جب اسکو پتہ لگا۔ تو اس نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور ابوسفیان کو آگے کھڑا کیا۔ اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے اور کہا کہ دیکھو میں بادشاہ ہوں میرے سامنے جھوٹ بولنا بڑا سخت سزا کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ میں اس سے سوال کروں گا۔ اگر یہ کسی وقت جھوٹ بولے تو فوراً مجھے بتا دینا کہ جھوٹ بولا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس نے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ بتاؤ کہ نبوت کے دعوے سے پہلے اس شخص کے اخلاق کیسے تھے۔ تو میں نے کہا کہ بڑے اچھے تھے۔ تو اس نے کہا میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ نبوت کے دعوے کے بعد تو تمہاری دشمنی ہو گئی۔ پس دعوے سے پہلے کی گواہی ہی سچی گواہی ہو سکتی ہے۔ بعد کی گواہی تو دشمنی کے ماتحت ہو گی۔ پھر اس نے پوچھا کہ جب اس نے دعوے کیا تو اس دعوے کرنے کے بعد تم نے اس کا رویہ کیسا دیکھا؟ کیا اس نے کبھی تم سے جھوٹ بولا۔ تو وہ کہنے لگا کہ نہیں اس کے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں کبھی اس نے وعدہ شکنی نہیں کی۔ لڑائیوں کے بعد جب بھی معاہدہ ہوا اس نے اُسے پورا کیا۔ تو اب گویا یہ ایک

### شدید ترین دشمن کی گواہی

ہے جو درحقیقت انعامات کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو شکوہ زیادہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور بہت ممکن تھا کہ وہ اعتراض کرتا۔ بلکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جھوٹ بول کر اعتراض کروں۔ مگر چونکہ بادشاہ نے میرے پیچھے ساتھی کھڑے کئے ہوئے تھے۔ میں ڈرا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا۔ تو انہوں نے بول پڑنا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔

اسی طرح آپ نے ایک دفعہ

### اموال غنیمت تقسیم کئے

تو ایک شخص بولا تلک قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم تھی جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اب یہ ایک اعتراض ہے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ تقسیم جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہ رکھا جائے چند قسم کی ہو سکتی ہے مثلاً ایسی تقسیم کہ اپنے آپ مال کھا جائے۔ یا ایسی تقسیم جس میں رشتہ داروں کو مال دے دے۔ یا ایسی تقسیم کہ جس نے اعتراض کیا ہے اس کا حق مارا جائے۔ تبھی وہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے ایک مثال بھی پیش نہیں کی۔ اب یوں اس کرنے کو تو ہر شخص بھی اس کر سکتا ہے۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ جب اس نے کہا کہ ما ارید بھا وجہ اللہ تو کیا اس نے کوئی مثال پیش کی؟ کہ میرا حق مجھے نہیں دیا گیا اس نے یہ مثال پیش کی کہ آپ نے اپنا حصہ نکال لیا۔ جو جائز نہیں تھا۔ یا کوئی ایک مثال پیش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے فقرہ نے ہی بتا دیا کہ وہ

### جھوٹا الزام

لگا رہا تھا۔ ورنہ ان تینوں مثالوں میں سے کوئی مثال تو بتاتا جس میں ناجائز سلوک ہوتا ہے یا یہ بتاتا کہ آپ نے مال زیادہ لے لیا یا یہ کہ اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا۔ جس کے وہ مستحق نہیں تھے۔ یا یہ کہ میں مستحق تھا مجھے نہیں دیا۔ تو نہ رشتہ داروں کی مثال پیش کرتا ہے۔ اور نہ اپنی مثال پیش کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہو کہ اس کا اعتراض معقول تھا۔ پس پتہ لگا کہ وہ درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رب العالمین والی ظلی صفت پر اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ محض اپنی حماقت کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس قسم کے اعتراضات

### رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل رب العالمین

ہونے کو زیادہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر واقعہ میں کوئی کمی ہوئی تھی۔ تو وہ بتاتا کیوں نا۔ کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کا نہ بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی جانتا تھا کہ آپ رب العالمین ہیں۔ اور میں اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا حق نہیں دیا۔ کیونکہ جھوٹا ہوں گا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے نہ یہ کہ حضور نے خود لے لیا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ بتاؤ تو سہی کہاں لے لیا۔ گو اس کا اپنا فقرہ ہی یہ بتاتا ہے۔ کہ وہ حضور کو صفت رب العالمین کا ظل سمجھتا ہے۔ اس لئے اعتراض کا ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ

### آپ الحمد کے مستحق

نہیں۔ وہ اعتراض اتنا غیر معقول تھا۔ کہ اپنی ذات میں ثابت کر رہا تھا۔ کہ آپ رب العالمین کے ظل ہیں۔ اور اس لئے آپ الحمد للہ کے بھی ظل ہیں۔ اور ہر قسم کی تعریفوں کے مستحق ہیں۔

(الفضل ۱۶/۶/۵۵)

---

## جماعت ہائے احمدیہ علاقہ میسور متوجہ ہوں

مکرم مولوی احمد رشید صاحب مبلغ کو تبلیغی اور تربیتی امور کی سرانجام دہی کے لئے دو ماہ کے عرصہ کے لئے علاقہ میسور میں بھجوایا جا رہا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر عہدیداران نیز احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے ساتھ تعاون کر کے ممنون فرمادیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

---

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب کو قطعی طور پر ذہنی اور جسمانی آرام کی ضرورت ہے۔ احباب کے خطوط کا بوجھ آپ کی بحالی صحت میں روک بن رہا ہے۔ احباب کم از کم تین ہفتے آپ کو مکمل آرام کرنے دیں۔ اور آپ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

# حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالات سفر

(۱)

ازمکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنی دوسری رپورٹ میں جو حضور کے حالاتِ سفر بیان کئے ہیں ان کا ایک حصہ جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی ایک سابقہ رپورٹ میں آچکا ہے اس لئے اس حصہ کو حذف کرکے بقیہ حصہ درج کیا جاتا ہے (ادارہ)

دس تاریخ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر پروفیسر (Rossier) کو دکھایا۔ جو مشہور ڈاکٹر ہیں۔ اور زیورک کے سب سے بڑے ہسپتال Kantonsspital کے انچارج ہیں۔ انہوں نے مختلف ٹیسٹ وغیرہ بتائے۔ اور پھر بیس تاریخ کو آنے کو کہا۔ گیارہ کو حضور ایکسرے کے لئے تشریف لے گئے۔ بارہ تاریخ کو حضور بعد عصر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ شہر کے ایک طرف جھیل زیورک کے کنارے ایک پارک ہے جس کو Bellvoire Park کہتے ہیں۔ یہاں ایک ریسٹورنٹ بھی ہے۔ یہ جگہ حضور کو بہت پسند آئی۔ یہاں حضور نے چائے پی۔ ریسٹورنٹ کے منیجر نے حضور سے اجازت لے کر حضور کی تصویر کھینچی۔ اور اپنی کتاب پر حضور کے دستخط بھی لئے۔

۱۳ مئی کو خطبہ جمعہ حضور نے پڑھایا۔ اور احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی۔ بعد نماز جمعہ حضور موٹر میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ہوائی اڈے کی طرف کھیتوں میں گئے۔ جہاں حضور موٹر سے اتر کر ٹہلتے رہے پھر واپس مکان پر آگئے۔

۱۴ تاریخ کو حضور دانتوں کے ماہر ڈاکٹر Dr. Froehner کے پاس دانت دکھانے گئے۔ جس نے دانت صاف کئے اور مصنوعی دانت کے impressions لئے۔

پندرہ تاریخ کو لنڈن سے ہمارے نومسلم بھائی مسٹر لاسن حضور کو ملنے آئے۔ یہ انگریز ہیں۔ اور مشرقی افریقہ میں ایک بڑی فرم میں کام کرتے ہیں۔ بہت مخلص احمدی ہیں۔ حضور نے چائے ان کے ساتھ پی۔ اور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ سولہ تاریخ کو حضور نے دوپہر کا کھانا مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔ بعد دوپہر سوا دو بجے گلے کے ماہر ڈاکٹر Dr. Ruedi کو دکھانے تشریف لے گئے۔ پھر سوا پانچ بجے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹر Dr. Wehrli کو دکھانے تشریف لے گئے۔ رات کا کھانا بھی حضور نے مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔

سترہ تاریخ حضور پھر دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا حضور نے مسٹر لاسن کے ساتھ کھایا۔ اور ان کے ساتھ انگلستان اور افریقہ میں تبلیغ کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ بعد دوپہر مسٹر لاسن ہوائی جہاز سے واپس افریقہ تشریف لے گئے۔ اٹھارہ تاریخ صبح کو حضور کچھ وقت کے لئے بازار تشریف لے گئے۔ جہاں کچھ چیزیں خریدیں۔ بعد دوپہر حضور کے سر کا ضروری ٹسٹ ہونا تھا۔ جس کو Electro Encephalography کہتے ہیں۔ اس وجہ سے حضور کی طبیعت پر بوجھ تھا۔ پانچ بجے اس ٹسٹ کے لئے گئے۔ ایک گھنٹہ تک یہ ٹسٹ ہوا۔ جو ڈاکٹر Dr. Hess نے لیا۔ اس کے بعد حضور واپس گھر تشریف لے آئے۔

انیس تاریخ صبح حضور یہاں ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو دکھانے کے لئے تشریف لے گئے بعد دوپہر حضور جھیل کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بڑی موٹر بوٹ میں بیٹھ کر جھیل کی ایک گھنٹہ تک سیر فرماتے رہے۔ کشتی کنارہ سے ہٹ ہٹ کر چلتی رہی۔ اور چکر کاٹ کر واپس اڈے پر آئی۔ جھیل کا منظر بہت اچھا تھا۔ اور حضور اس سے لطف اٹھاتے رہے۔ کشتی سے باہر آکر موٹر کے انتظار میں ہم لوگ ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔ موٹر کے آنے میں دس منٹ کے قریب وقت لگا ہوگا۔ کہ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں مرد، عورتوں اور بچوں کا ہجوم ہمارے گرد ہو گیا۔ ان کو ہم عجوبہ نظر آرہے تھے۔ موٹر کے آنے پر اس میں سوار ہو کر گھر آگئے۔ بیس تاریخ صبح حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا۔ اور پندرہ منٹ تک حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو ایک علمی موضوع پر تھا۔ (جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے) پانچ بجے حضور ڈاکٹر Rossier کو دکھانے تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر نے تمام ٹیسٹوں وغیرہ کو دیکھ کر یہ کہا۔ کہ اب بیماری کا بیشتر حصہ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) جا چکا ہے اور بیماری دماغ کے پچھلے حصہ میں بائیں طرف تھی۔ اور شریانوں کے سکڑنے کی وجہ سے (vaso - spasm) یہ حملہ ہوا تھا۔ نیز علاج تجویز کیا۔ اور کہا۔ کہ دواؤں سے بھی ضروری آپ کے لئے آرام کرنا ہے۔ اب آپ اس کثرت سے کام ہرگز نہ کریں۔ جیسے بیماری سے پہلے کرتے تھے۔ بلکہ اب تین مہینے کے مکمل آرام کے بعد پھر ہلکا ہلکا کام جس سے دماغ پر بوجھ اور پریشانی نہ ہو۔ شروع کر دیں (امید ہے احباب جماعت بھی اس کے پیش نظر حضور کو مکمل آرام کا موقعہ دیں گے۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے تکلیف نہ دیا کریں گے) ڈاکٹر کے تسلی دلا دینے پر آج حضور کی طبیعت بہت خوش تھی۔ اور حضور نے گھر آکر اس شکرانہ کے طور پر سجدۂ شکر ادا فرمایا۔

اکیس تاریخ حضور بعد دوپہر ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ جو شہر کے ساتھ ملتی ہے اور وہاں سے شہر کا نظارہ بہت اچھا نظر آتا ہے۔ حضور کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

بائیس تاریخ صبح حضور پھر ہومیوپیتھک ڈاکٹر کو دکھانے تشریف لے گئے۔ یہ ڈاکٹر Dr. Giesel حضور کی بہت عزت کرتا ہے۔ بعد دوپہر حضور شہر سے باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں ایک ہندوستانی عورت مسز ہیفلی رہتی ہیں۔ انہوں نے ایک Swiss سے شادی کی ہوئی ہے۔ اور قریباً تیس برس سے یہاں آباد ہیں۔ ہماری مستورات کی اچھی واقف ہو گئی ہیں۔ انہوں نے بلایا تھا مسز ہیفلی کا مکان ایک خوبصورت جگہ پہاڑی پر واقع ہے۔ وہاں پہنچ کر مسز ہیفلی تو مستورات کو لے کر ایک طرف چلی گئیں۔ اور مسٹر ہیفلی حضور کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ ایک گھنٹہ بعد ہم لوگ واپس گھر آگئے۔ یہ جگہ جہاں حضور تشریف لے گئے Basserdorf کہلاتی ہے۔

تئیس تاریخ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ اور حضور گھر پر ہی رہے۔ چوبیس تاریخ آج عید تھی۔ صبح حضور کی طبیعت ایک خواب کی وجہ سے کچھ فکر مند اور خراب ہو گئی۔ اس لئے نماز عید حضور نہ پڑھا سکے۔ جو مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے پڑھائی۔ عید میں سات مقامی نومسلم شامل ہوئے۔ جن میں سے ایک یوگوسلاویہ کے مہاجر تھے۔ ایک ہنگری کے مہاجر تھے۔ اور ایک مصر کے باشندے تھے بعد نماز عید حضور نے مقامی احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اور مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔ اس تقریب پر یہاں کا ایک press photographer بھی آیا ہوا تھا۔ جس نے مختلف تصویریں کھینچیں جن میں سے ایک تصویر یہاں کے ایک اخبار میں بھی شائع ہوئی ہے۔ حضور کے اوپر تشریف لے جانے کے بعد حاضرین کی چیل وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اس سے قبل (۲۱) اکیس تاریخ سے سیدہ ام ناصر سیدہ ام وسیم۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب۔ کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ اور اشرف صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری بھی لنڈن سے یہاں پہنچ گئے تھے۔ اسی طرح چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی بھی کئی روز سے ہیمبرگ سے یہاں آئے ہوئے ہیں (لطیف صاحب عید کے لئے چار روز کے لئے بیچ میں ہیمبرگ چلے گئے تھے پھر آگئے)

پچیس تاریخ بعد دوپہر حضور مع دیگر ساتھیوں کے جھیل کی سیر کے لئے بڑی کشتی پر تشریف لے گئے۔ اور اس سیر سے لطف اٹھاتے رہے۔ جھیل کے کنارے ایک ٹی روم سے چائے منگوا کر کشتی میں پی۔

چھبیس تاریخ بھی بعد دوپہر حضور کشتی کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ایک کنارے ٹی روم میں اتر کر سب نے چائے پی۔ پھر واپس گھر آگئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

ستائیس تاریخ حضور دانتوں کے ڈاکٹر کے ہاں تشریف لے گئے۔ جس نے حضور کے مصنوعی دانت لگائے۔ حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ الحمدللہ

اٹھائیس تاریخ صبح ساڑھے دس بجے حضور ڈاکٹر Krayenbühl کو دکھانے گئے۔ یہ یہاں کے بہترین Neurological یعنی اعصابی بیماریوں کے ماہر ہیں۔ اور امریکہ وغیرہ بھی لیکچر دینے جاتے ہیں۔ ان کا پتہ امریکہ سے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے ڈاکٹر کریم بخش منہاس کے کہنے پر بھجوایا تھا۔ ڈاکٹر کرائن بول نے حضور کا معائنہ کیا۔ اور کہا کہ اب بیماری کے اکثر اثرات (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) جا چکے ہیں۔ بہت تھوڑا حصہ باقی ہے۔ اور وہ بھی امید ہے (انشاء اللہ العزیز) تین ماہ کے مکمل آرام سے چلا جائے گا۔ ان کو دکھانے کے بعد حضور موٹر میں بیٹھ کر شہر کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ کیونکہ ۱۲ بجے پھر ڈاکٹر Rossier کو دکھانے جانا تھا۔ پورے بارہ بجے ہم ہسپتال پہنچ گئے اور ڈاکٹر Rossier نے حضور کو دیکھا۔ اور مزید کچھ ہدایات دیں۔ آج چار بج کر پانچ منٹ پر مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے ہیگ سے آنا تھا۔ لہٰذا حضور نے خاکسار کو ہوائی اڈے پر بھجوایا۔ مکرم باجوہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ چار بج کر پانچ منٹ پر مکرم چوہدری صاحب کا جہاز آیا مکرم چوہدری صاحب ہوائی اڈے سے پہلے ہز ایکسلنسی ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل پاکستان کی طبیعت پوچھنے گئے۔ جناب ملک صاحب آج کل زیورک میں بغرض علاج تشریف

(باقی صفحہ ۵ پر)

ذکر و فکر

# کون کس کے قدم پر؟

## فن مغالطہ انگیزی

(از م۔ ح)

ایک بھارتی اخبار نے کسی دوسرے اخبار سے ایک نوٹ شائع کیا ہے کہ:۔

" ایران میں بہائیوں کی وہی حیثیت ہے جو پاکستان میں قادیانیوں کی۔ اور چونکہ ان کے عقائد کی وجہ سے اس قسم کے معاشرتی اور سیاسی کشاکش برپا تھی جس قسم کی کشاکش یہاں برپا ہوئی۔ اس لئے حکومت ایران نے دانش مندی سے کام لیا۔ اور دینی حلقوں اور عوام کے مطالبے پر بہائی فرقہ کو توڑنے اور اس کی املاک کو ضبط کر لینے کی تحریک کو منظور کر لیا۔ اس طرح اس فتنہ کا سد باب بھی ہو گیا اور ملک میں بھی کوئی فتنہ و فساد رونما نہیں ہوا۔

اصل یہ ہے کہ دو متضاد عناصر کو ایک جگہ زیادہ دیر تک جمع نہیں رکھا جا سکتا۔ بہائی ہر چند قرآن مجید کو کتاب اللہ مانتے ہیں۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول۔ مگر وہ محمد علی باب کو مہدی اور بہاء اللہ کو مسیح بھی تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس طرح ایک نئی نبوت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ (ایشیا بحوالہ دعوت دہلی ۲۱/۶/۵۵)

خوب! بہائیوں کے متعلق حکومتِ ایران کا اقدام تو دانشمندی قرار پایا۔ مگر مصری حکومت کی "جمعیۃ الاخوان" کے بارہ میں کی گئی کارروائی ابھی تک مودودیوں کے پیٹ میں بل ڈال رہی ہے اور ہندو پاکستان میں ابھی تک اس کا رونا رو رہے ہیں۔ حالانکہ نہ تو ایران میں بہائیوں کے متعلق خالص مذہبی بنیادوں پر کارروائی ہوئی اور نہ مصر میں "الاخوان المسلمون" کی سرگرمیوں کو محض مذہبی بنیاد پر خلاف قانون قرار دیا گیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ سبب ہے کہ یہ دونوں تحریکیں اپنے اپنے ملک میں قائم شدہ حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کر چکی تھیں۔ اور ملک میں تخریبی کارروائیاں ان کا اصل مشغلہ تھا۔ چنانچہ ہم نے اخبار بدر کی ۱۴ رجون کی اشاعت میں کرنل ناصر کے تحریری بیان کو نقل کر دیا ہے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ جمعیۃ الاخوان ملک میں قائم شدہ حکومت کا تختہ اُلٹنے اور تخریبی کارروائیاں کرنے میں مصروف تھے۔ اور ایران میں بہائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ چنانچہ اگر صرف اُس گشتی حکمنامہ کو بغور مطالعہ کر لیا جائے جو ایران کے وزیر داخلہ مسٹر اسد اللہ عالم نے پارلیمنٹ میں پڑھ کر سنایا۔ تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی چنانچہ ایشیا کے محولہ بالا نوٹ ہی میں آگے چل کر اس حکمنامہ کو بایں الفاظ نقل کیا گیا:۔

" چونکہ دستور کی رو سے مملکت ایران کا مذہب اسلام ہے اور چونکہ دستور کے تحت مذہب دشمن سرگرمیاں اور **تخریبی مجالس اور انجمن کا قیام** ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ اس لئے ہر وہ فرقہ جو مذہبی اور غیر اسلامی اضطراب پیدا کرتا ہے۔ اور نظم و ضبط کو توڑتا ہے اُسے تحلیل کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے ایسے خدمتگار فن مغالطہ دہی میں وہ کمال رکھتے ہیں کہ متضاد نظریات کو جمع کرنا اُن کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ چنانچہ مقالہ نگار نے اس مسروڈانہ طریق کو اختیار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو بہائیت کے برابر قرار دیا ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور بہائیت کے اصولوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اصل اسلام پر قائم ہے۔ اُس کے ایمان کی بنیاد ہی اُنہیں ارکان پر ہے جن پر ہر سچے مسلمان کا ایمان ہوا کرتا ہے۔ مثلاً

سب سے اوّل توحید باریتعالیٰ کا عقیدہ ہے جس کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں فرمایا:۔

" ایک قادر و قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا۔۔۔۔ وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔۔۔۔ اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

(کشتی نوح ص ۱۲ و ۱۱)

اس کے برعکس بہائیوں کا عقیدہ خود ہی تو بہت ہے۔

(۲) پھر بہائی عقیدہ یہ ہے کہ سب نبیوں میں حضرت مسیح افضل ترین ہیں۔ اس لئے بہائی بہاء اللہ کی افضلیت کے سلسلہ میں حضرت مسیح سے مشابہت کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ عبد البہاء لکھتے ہیں:۔

حقیقت مسیحیہ کہ کلمۃ اللہ است البتہ من حیث الذات والصفات والشرف مقدم بر کائنات است" (مفاوضات ص ۹۲)

اس کے مقابل پر احمدیت کے نزدیک تمام نبیوں کے سردار سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے:

" پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار"

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

" اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔"

۳۔ پھر قرآن مجید کے متعلق بہائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ایک منسوخ شدہ کتاب ہے اب اس کی پیروی سے نجات نہیں مل سکتی لکھا ہے:۔

" شریعت فرقان بظہور مبارکش منسوخ شدہ" (دروس الدیانت ص ۱۲)

اسی طرح بہائی لوگ جناب بہاء اللہ کی تحریر کردہ شریعت "اقدس" کو سب آسمانی صحیفوں سے افضل و اعلیٰ قرار دیتے ہوئے دنیا کی مشکلات کا حل اس سے وابستہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بہائی مشنری ابوالفضل نے لکھا ہے:۔

" و شریعت مقدسہ کہ اصلاح عالم و تمدن امم جز بدان معقول و متصور نیست تشریع فرمود کتاب مستطاب اقدس کہ درياق اکبر است برائے دفع امراض عالم و مغناطیس اعظم است برائے جذب قلوب امم از قلم اعلیٰ نازل شد" (الفرائد ص ۳)

یعنی بہاء اللہ نے ایسی شریعت وضع کی ہے جس کے بغیر جہان کی اصلاح اور لوگوں کا تمدن بننا ناممکن اور غیر معقول ہے۔ کتاب اقدس دنیا کی بیماریوں کے لئے تریاق اکبر ہے اور جذب قلوب کے لئے سب سے بڑا مقناطیس ہے۔"

اس کے برعکس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا عقیدہ دربارہ قرآن مجید ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

" خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔"

(چشمہ معرفت ص ۳۲۴)

پھر فرمایا:۔

" تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔

(کشتی نوح ص ۱۳)

۴۔ اس کے بعد ذرا بہائیوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرنے پر بھی غور فرمائیے، بہائی مبلغ لکھتے ہیں:

" نہ لفظ خاتم النبیین دلالت دارد کہ شریعتے دیگر بعد از شریعت نبوی ظاہر نگردد و نہ کلمۂ لا نبی بعدی مشعر بر اینکہ صاحب امرے بعد از حضرت رسول ظاہر نشود"

(الفرائد ص ۱۲۱)

کہ ہمارے نزدیک نہ لفظ خاتم النبیین اور نہ ہی کلمہ لا نبی بعدی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آئندہ کوئی شریعت نہ آئے گی یا کوئی شارع بعد آنحضرت صلعم ظاہر نہ ہو گا۔

اب فرمائیے بہائیوں اور احمدیوں کا عقیدہ برابر کیسے ہوئی! اس سلسلہ میں ایشیا کے مقالہ نویس کا حسب ذیل فقرہ بہائیوں کے متعلق خاص طور پر قابل غور ہے:۔

" اور اسی طرح ایک نئی نبوت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔"

یہ فقرہ ایکی بہائی لٹریچر سے عدم واقفیت کی پوری غمازی کر رہا ہے۔ ذرا ابوالفضل بہائی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

اینکہ جناب شیخ گمان فرمودہ اند کہ شاید ادعائے ایشان ادعائے نبوت باشد محض وہم و گمان خود جناب شیخ است ہر کس با اہل بہا معاشر دیا از کتب این طائفہ مطلع باشد میداند کہ نہ در الواح مقدسہ ادعائے نبوت وارد شدہ و نہ بر السنۂ اہل بہاء لفظ نبی بر آن وجود اقدس اطلاق گشتہ" (الفرائد ص ۲۷۵)

(ترجمہ شیخ عبد السلام) کا یہ خیال کہ بہاء اللہ نے

(باقی ص ۸ پر)

حضور ایدہ اللہ کے حالات سفر بقیہ ص ۲

لائے ہوئے ہیں۔ گھنٹہ بعد مکرم چوہدری صاحب فلیٹ میں آئے۔ اور حضور سے ملاقات کی۔ پھر دو گھنٹہ بعد آنریبل ملک صاحب کو ملنے گئے۔ کیونکہ پہلی بار ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ بوجہ اس کے کہ جناب ملک صاحب سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس دفعہ مکرم چوہدری صاحب کے ہمراہ خاکسار اور مرزا مبارک احمد صاحب بھی تھے۔ ہم نے بھی آنریبل ملک صاحب سے ملاقات کی۔ اور خاکسار نے حضور کی طرف سے ان کی طبیعت پوچھی اور سلام پہنچایا جس پر انہوں نے حضور کا شکریہ ادا کیا۔ شام کا کھانا مکرم چوہدری صاحب نے حضور کے ساتھ کھایا۔ (باقی)

# روئداد جلسہ "سیرت پیشوایان مذاہب" موہا (یو۔پی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بموجب جماعہائے احمدیہ ہر سال "سیرت پیشوایانِ مذاہب" کے جلسے منعقد کیا کرتی ہیں۔ جن میں ہر مذہب و ملت کے افراد کو شرکت کرنے اور اپنے اپنے پیشوایانِ مذاہب کی سیرت و سوانح بیان کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ تا تمام مذاہب کے لوگوں کو دوسرے مذاہب کے پیشوایان کی خوبیوں کا علم ہو سکے اور بعض متعصب مصنفین نے مذاہب کے مابین بعض غلط باتیں بیان کر کے جو دوری پیدا کر دی ہے وہ ختم ہو جائے۔ اور تمام مذاہب کے لوگ خدا کا کنبہ بن کر آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے مبلغ مکرم مولوی منظور احمد صاحب نے مقامی جماعت کے تعاون سے سیرت پیشوایانِ مذاہب کا جلسہ منعقد کر کے روئداد بھجوائی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

نظارت ہذا ... غیر مسلم اور غیر احمدی ... احباب اور مبلغ کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔

... گذارش ہے ... وہ اپنی اپنی جگہ سب سابق جلسوں کا انتظام کر کے روئداد میں بھجوائیں تا شائع کروائی جا سکیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

## روئداد جلسہ (یو پی)

جماعت احمدیہ موہا کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۵۵ء بروز سوموار ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے شام جلسہ سیرت پیشوایان مذہب منعقد کیا گیا۔ ... بفضلِ تعالیٰ نہایت ... غرض سے مکرم برادرم انوار ... اور مکرم محمد ... ف صاحب و مکرم ... ن صاحب کرلہ سے تشریف لائے۔

خاکسار نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے قصبہ کے معززین کو برادرم محمد تقی صاحب کی زیارت میں انفرادی ملاقات کے ذریعہ دعوت شمولیت دی خصوصیت سے تحصیلدار صاحب موہا دارد صاحب چیئرمین صاحب جلیم صاحب سی البرٹ عیسائی مشنری وغیرہ علاوہ ازیں تقاریر کے لئے غیر احمدی علماء کے علاوہ ایک سکھ ڈاکٹر مسٹر پال مسٹر گلیشن کو اپنے اپنے پیروؤں کی سیرت بیان کرنے کے لئے دعوت دی۔ جن میں سے بعض لوگ مجبوریوں کے پیش نظر نہ آ سکے

اس جلسہ کی صدارت اور سیرت حضرت کرشن کے موضوع پر تقریر کے لئے قصبہ کے رئیس جناب گپتاجی ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کے صدر جو کہ ایم۔ ایل۔ اے بھی رہ چکے ہیں کو دعوت دی۔ آپ نے نہایت خوشی کے ساتھ اس کو قبول فرمایا۔

خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ صاحب صدر نے اس نیک قدم کو سراہا اور زیادہ تعداد میں شمولیت کی تحریک کی اور فرمایا کہ اس جلسہ میں نسبتاً کم حاضری سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ نیک کاموں میں کم لوگ ہی حصہ لیا کرتے ہیں۔

صدارتی تقریر کے بعد آپ نے پروگرام کے مطابق جلسہ کی باقاعدہ کارروائی شروع کی چنانچہ تلاوت و نظم کے بعد مسٹر پال عیسائی مشنری نے حضرت یسوع مسیح کے اخلاق فاضلہ میں سے محبت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی اس کارروائی کو ایک مستحسن اور نیک عمل قرار دیتے ہوئے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا۔

بعد ازاں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی جانب سے سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر نصف گھنٹہ تقریر کی حضرت اقدس کے خلفاء ان کے ابتدائی حالات بیان کرتے ہوئے حضور کے دعاوی۔ اخلاق فاضلہ۔ قبولیت دعا کے واقعات۔ نشانات اور پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات حسرت آیات کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

اس کے بعد محترم الوار محمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند واقعات اور غیر مسلموں کی آراء حضور پر نور کے بارہ میں پڑھ کر سنائیں۔

اس کے بعد جناب گپتاجی نے حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت پر ایک جامع تقریر فرمائی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بہت ہی اہم اور دور رس باتوں سے سامعین کو متمتع فرمایا۔ صدارتی تقریر میں آپ نے جلسے سے دور رہنے والوں کو ایک نہایت لطیف مثال سے بتایا کہ کسی چیز سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور صداقت کو قبول کرنا چاہیئے۔

اس کے بعد پھر خاکسار نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مقدسہ بیان کی اور سامعین کو انبیاء علیہم السلام کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

جناب گپتاجی نے ہماری ان مساعی کو بہت ہی محبت اور تحسین کی نظروں سے دیکھا آپ کی زبان جماعت احمدیہ کی تعریف سے تر تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دوستو ایک وقت تھا کہ جب ہندو عیسائی ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ مسلم اور غیر مسلم کا سوال دیر سے چلا آ رہا ہے۔ لیکن آج ہم نے اس قصبہ میں اور اس اسٹیج پر یہ نظارہ بھی دیکھا ہے۔ کہ ہندو مسلم۔ عیسائی صاحبان سب محبت و پریم سے باہم پیشوایان کی عزت کرنے کے لئے اکٹھے مل گئے ہیں۔ اور محبت و پریم کی بنیاد ڈال دی ہے۔ ایسی مثال اس سے پہلے نظر نہ آتی تھی۔ بس جماعت احمدیہ اور خصوصاً مولوی منظور احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی ایسے جلسے کر کے امن و اتحاد کو وسیع بنیادوں پر قائم کریں گے۔ آخر میں انہوں نے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور مبارکباد پیش کی۔

جلسہ کے جملہ انتظامات میں برادرم محمد تقی صاحب احمدی کی مساعی جمیلہ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جماعت ہذا کے لئے خصوصی دعائیں کی جائیں۔ فقط والسلام

منظور احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ

---

# ذی استطاعت احباب سے تعاون کی درخواست
## قابلِ فروخت لٹریچر

نظارت ہذا کے پاس مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق لٹریچر قابل فروخت ہے ذی استطاعت دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی اولادوں کی تعلیم و تربیت اور ان کے اضافہ علم کی خاطر لٹریچر خرید کر انہیں پڑھائیں تا وہ مسائل احمدیت سے آگاہ ہوں اور خدمتِ دین کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا ہو۔ علاوہ ازیں مالی وسعت رکھنے والے دوست اس لٹریچر کو اپنے زیر تبلیغ افراد کو بھی مہیا کر سکتے ہیں۔

احباب کرام جانتے ہیں کہ نظارت ہذا ہر سال ہزاروں کتابیں اور رسالے اور ٹریکٹ ہندوستان بھر میں تبلیغ کے لئے مفت تقسیم کرتی ہے۔ اس کے لئے کچھ رقم تو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ملتی ہے اور کچھ رقم فروخت لٹریچر کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ دوست اس کی اہمیت کو سمجھ کر اپنے۔ اپنی اولادوں کے۔ اپنے زیر تبلیغ دوستوں کے اور نظارت ہذا کے فائدہ کے پیشِ نظر نظارت ہذا سے تعاون فرمائیں گے قابلِ فروخت لٹریچر کی فہرست درج ذیل ہے

### فہرست کتب

| نمبر شمار | نام کتاب | قیمت |
|---|---|---|
| ۱ | سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصنفہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب) | ۸ر |
| ۲ | ختم نبوت کی حقیقت (میاں بشیر احمد صاحب) | ۱۲ر |
| ۳ | الفضل جوبلی نمبر | ۴۰ر |
| ۴ | اسلام اور اشتراکیت | ۳ر |
| ۵ | سوانح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ معہ فوٹو (مرتبہ مولوی محمد حفیظ صاحب) | ۴ر |
| ۶ | محامد خاتم النبیین صلعم (از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام) | ۶ر |
| ۷ | ضرورت مذہب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) | ۶ر |
| ۸ | پیشگوئیاں (مرتبہ مولوی جلال الدین صاحب شمس) | ۵ر |
| ۹ | میری والدہ (سر ظفر اللہ خان صاحب) | ۸ر |
| ۱۰ | ہمارا خدا (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) | ۸؍ عہ |
| ۱۱ | اسلام میں اختلافات کا آغاز (مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) | ۱۰ر |
| ۱۲ | پیغام احمدیت 〃 〃 | ۴ر |
| ۱۳ | خطبات النکاح 〃 〃 | مجلد عہ غیر مجلد ۱۲ر |
| ۱۴ | خطبات عیدین 〃 〃 | عہ ۱۲ر |
| ۱۵ | حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی شان کا انسان نہ آج تک پیدا ہوا نہ قیامت تک ہوگا | ۴ر |
| ۱۶ | موجودہ زمانہ کا اوتار (ملک فضل حسین صاحب) | ۵ر |
| ۱۷ | تعلیم العقائد والاعمال پر خطبات | ۲ر |
| ۱۸ | وفات مسیح ناصری علیہ السلام پر علمائے مصر کا فتوے | ۴ر |
| ۱۹ | سیرت سیدہ ام المومنین حصہ اول (عرفانی صاحب) | ۴؍ عہ |
| ۲۰ | قرآن کریم مترجم صرف پارہ اول | ۶ر |

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

---

# مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جولائی ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

اخبار کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے جو ہر حال پیشگی آنا چاہیئے جن دوستوں کا چندہ بروقت وصول نہیں ہوتا ان کا اخبار بند کر دیا جاتا ہے

۱۔ نمبر ۱۱۸۲ مکرم ایم عبد القادر صاحب کوٹار ۲۸ر جولائی ۱۹۵۵ء
۲۔ نمبر ۱۱۳۵ 〃 محمد عبد الرحیم صاحب دیودرگ ۲۸ر 〃
۳۔ نمبر ۱۲۷۶ 〃 صدیق امیر علی صاحب موگرال ۲۸ر 〃
۴۔ نمبر ۱۱۵۷ 〃 عبد الواحد صاحب آسنور ۲۸ر 〃
۵۔ نمبر ۱۱۱۵ 〃 اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب آرہ ۲۱ر 〃
۶۔ نمبر ۱۲۲۹ 〃 عبد الجبار صاحب کوریل ۲۸ر 〃
۷۔ نمبر ۱۲۲۲ 〃 چوہدری فتح الدین صاحب سیال گھٹیالیاں ۲۸ر 〃
۸۔ نمبر ۱۲۲۹ 〃 محمد نعیم اللہ صاحب بھوپال ۷ر 〃
۹۔ نمبر ۱۲۹۴ 〃 سیکرٹری مال کرناگاپلی ۲۸ر 〃
۱۰۔ نمبر ۱۱۹۷ 〃 ایم ایس حیدر صاحب کٹک ۱۴ر 〃
۱۱۔ نمبر ۱۲۰۶ 〃 عبد السمیع صاحب کراچی ۲۱ر 〃
۱۲۔ نمبر ۱۲۲۲ 〃 زکی احمد صاحب کلکتہ ۲۸ر 〃
۱۳۔ نمبر ۱۱۹۴ 〃 اظہر حسین صاحب بھاگلپور ۱۴ر 〃

# چندہ تحریکِ ستمبر کیا ہے؟

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے جو شگفتہ بجٹ سال رواں (۱۹۵۵ء ۱۹۵۶ء) نظارت ہذا میں موصول ہوتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے مخلصین جنہوں نے گذشتہ سالوں میں "تحریک ستمبر" میں حصہ لیا تھا۔ اب وہ "تحریک ستمبر" میں شامل نہیں ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ احباب جماعت اس مبارک تحریک کی ضرورت اور اہمیت کو بھولتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ انقلاب میں جو مالی نقصان سلسلہ کو اٹھانا پڑا ہے۔ اس کو پورا کئے بغیر عام حالات میں بظاہر سلسلہ کی ترقی کے رکنے کا اندیشہ تھا۔ اور مومن جو الٰہی سلسلہ میں ایک ستون یا اہم جزو ہوتا ہے۔ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ سلسلہ کی ترقی ایک لمحہ کے لئے بھی رک جائے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں احباب جماعت کو ایک خاص معیار کے مطابق اعلےٰ مالی قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جس سکیم کا اعلان فرمایا۔ اسے "تحریک ستمبر" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندے دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ اللہ تعالےٰ جتنی توفیق عطا فرمائے۔۔ ۔۔۔۔ جو پچاس فی صدی نہیں دے سکتا وہ چالیس فی صدی دے۔ جو یہ بھی نہیں دے سکتا پچیس فی صدی دے"۔

لیکن بعد میں یہ دیکھ کر کہ یہ شرح موجودہ حالات میں احباب جماعت کے لئے زیادہ ہے حضور نے ۲۸ مئی ۱۹۴۹ء کے خطبہ جمعہ میں اس شرح کو کم کر کے ۱۶½ سے ۲۳ فی صدی تک مقرر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پچیس فی صدی سے کم تک کی شرح میں حصہ لینے کے لئے دوست اپنے تمام چندے یعنی حصہ آمد یا چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ، چندہ تحریک جدید سوائے چندہ حفاظت مرکز کے اس میں سے مجرا کر سکتے ہیں۔ اور ۲۵ فی صدی یا اس سے زیادہ شرح میں حصہ لینے والے اپنا چندہ حفاظت مرکز بھی مجرا کر سکتے ہیں۔ لیکن ہر صورت میں ضروری ہے کہ موجودہ شرح میں جو چندہ کسی دوست کے ذمہ بنتا ہے۔ اس میں سے تمام چندہ جات منہا کرنے کے بعد کچھ رقم ایسی بچنی چاہیئے جو خلیفۂ وقت کی مرضی کے مطابق خرچ ہو۔ ایسی رقم کا نام چندہ "تحریک ستمبر" ہے۔

پس جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آزمائش کے موجودہ نازک دور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مالی مشکلات کسی وضاحت اور تشریح کی محتاج نہیں۔ ہر وہ شخص جو صدق دل سے جماعت میں داخل ہے اور سلسلہ کے لئے اپنے دل میں درد رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی بیعت کے اس مقدس عہد کو کہ **"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"** پورا کرے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ امید ہے کہ عہدیداران مال اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کو اس بابرکت تحریک (تحریک ستمبر) سے مطلع کرتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

# فہرست نومبائعین بھارت

## بابت ماہ مارچ۔ اپریل و مئی ۱۹۵۵ء

(۱) سید شاہ مظاہر حسین صاحب ولد سید مظہر حسین صاحب ساکن چوکی مخدوم جمال حال کلکتہ (۲) مکرم محمد عبدالحلیم صاحب ولد محمد فضل الرحمن صاحب ساکن مصطفےٰ آباد حال کلکتہ (۳) سلیمہ بی بی صاحبہ بنت علی نائک صاحب ساکن نرگاؤں گنگاس۔ (۴) ایم فاطمہ صاحبہ بنت ابراہیم صاحب ساکن کرولائی مالابار (۵) ٹی کے فاطمہ صاحبہ بنت علی صاحب ساکن کرولائی مالابار (۶) بی فاطمہ صاحبہ بنت بیران ونی صاحب ساکن کرولائی مالابار (۷) ایس۔ وی محمد کنجی صاحب ولد عبداللہ صاحب ساکن پینگاڈی مالابار (۸) ایس۔ وی مریم بی بی صاحبہ بنت عبداللہ صاحب ساکن پینگاڈی مالابار (۹) اے عائشہ بی بی صاحبہ بنت علی کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی ٹراونکور کوچین (۱۰) محمد علی صاحب ولد سلطان علی صاحب ساکن آتو دیب پور ۲۴ پرگنہ بنگال (۱۱) کے فاطمہ صاحبہ بنت کے کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی الاباما (۱۲) ایم سودہ صاحبہ بنت محمد کنجو صاحب ساکن کرناگاپلی مالابار (۱۳) منیفہ بیگم صاحبہ بنت جلال ملک صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔ (۱۴) خدیجہ بیگم صاحبہ بنت ولی نائک صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔ (۱۵) سارہ بیگم صاحبہ بنت عبدالعزیز صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔ (۱۶) خورشید بیگم صاحبہ بنت ستار شیخ صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر (۱۷) نذیرہ بیگم صاحبہ بنت محمد خضر لون صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔ (۱۸) سارہ بیگم صاحبہ بنت محمد میر صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔ (۱۹) میر محمد صاحب ولد نصیر الدین صاحب ساکن سونگھڑہ اڑیسہ (۲۰) زینب بی بی صاحبہ بنت شیخ سلیم صاحب ساکن پینکال اڑیسہ (۲۱) عبدالخالق صاحب راٹھر ولد محمد عثمان صاحب ساکن بالسو کشمیر (۲۲) غلام احمد صاحب راتھر ولد عبدالخالق صاحب راتھر ساکن بالسو کشمیر۔ (۲۳) نذیر احمد صاحب ولد عبدالخالق صاحب راتھر ساکن بالسو کشمیر (۲۴) حمید محمد صاحب ولد منا صاحب خدا صاحب ساکن کتاڈے پور ضلع کٹک (۲۵) قادر محمد صاحب ولد پنچہ محمد صاحب ساکن کتاڈے پور ضلع کٹک (۲۶) قاسم خاں صاحب ولد نیمہ خاں صاحب ساکن کرٹ پدہ ضلع کٹک (۲۷) محمد سلیم صاحب ولد ۔۔۔ محمود صاحب ساکن بھرتپور ضلع چھپرا بہار (۲۸) سارہ بیگم صاحبہ بنت منبر بٹ صاحب ساکن کنہ پورہ کشمیر۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

# پیارے امام کی بحالی صحت میں آپ کا حصہ

ہر مخلص احمدی اپنے دل میں یہ تڑپ رکھتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جلد صحت یاب ہو کر واپس تشریف لا دیں۔

چنانچہ آپ جہاں حضور کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں وہاں اپنے ذمہ جملہ بقایا چندہ جات جلد از جلد اور ۱۰۰ فیصدی ادا فرما دیں۔ تا کہ جب جماعتوں کے چندہ جات میں اضافہ کی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش ہو۔ تو حضور کو خوشی محسوس ہو۔ اس طرح آپ حضور کی بحالی صحت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

**کیونکہ**

ڈاکٹری رائے یہی ہے کہ حضور کو جتنا آرام اور خوشی ہوگی۔ اتنی ہی جلدی **حضور کی صحت بحال ہوگی۔**

(ناظر بیت المال قادیان)

## کون کس کے قدم پر

بقیہ صفحہ ۵

دعوےٰ نبوت کیا ہے۔ سراسر وہم و گمان ہے۔ ہر شخص جو بہائیوں سے واقف ہے یا ان کی کتابوں سے اطلاع رکھتا ہے۔ خوب جانتا ہے کہ نہ الواح میں دعوےٰ نبوت پایا جاتا ہے۔ اور نہ اہلِ بہاء نے کبھی باب یا بہاء اللہ کے لئے لفظ نبی کا استعمال کیا ہے۔

اسی طرح مصر سے شائع شدہ کتاب البہائیہ میں لکھا ہے :۔

ان حضرت البہاء و حضرت عبدالبہاء و حضرت الباب لم یدع احد منہم النبوۃ۔

(البہائیہ صفحہ ۴۹)

ترجمہ۔ بہاء اللہ عبدالبہاء یا باب میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ کا دعوےٰ نبوت یا رسالت کا نہ تھا بلکہ "مستقل" خدائی ظہور" کا تھا۔ بعینہٖ جس طرح مسیحی لوگ حضرت مسیح کو خدا مانتے ہیں۔ بالکل اسی طرح بہاء اللہ نے دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ شیخ رشید رضا ایڈیٹر رسالہ المنار مصر لکھتے ہیں :۔

"البہائیۃ ھم آخر طوائف الباطنیۃ یعبدون البھاء عبادۃ حقیقیۃ و یدینون بالوھیۃ و ربوبیۃ ولھم شریعۃ خاصۃ بھم"۔ (المنار جلد ۱۳ صفحہ ۱ ۳۰ شوال ۱۳۲۸ھ)

اس کے مقابل پر بیشک جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو نبی سمجھتی ہے مگر اس رنگ کہ آپ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور آپ کے امتی ہو کر مقام نبوت کو پہنچے ہیں اور آپ کا کام شریعت محمدی ہی کی پیروی اور اس مذہب کی خدمت ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں :۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

## سیاسی جوڑ توڑ کون کرتا ہے

باقی رہا۔ بہائیوں کے ایران میں جوڑ توڑ اور تعاون کے ذریعہ ایران کے مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہونا سو یہ طریق کار احمدیوں سے کچھ نسبت نہیں رکھتا بلکہ مصر میں "الاخوان المسلمون" اور پاکستان میں مودودی پارٹی سے ضرور ملتا جلتا ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ خالص روحانی اصولوں پر تبلیغِ اسلام بجا لا رہی ہے۔ بخلاف اس کے الذکر پارٹی کی تحریکات روز مرہ نوشتہ شہود میں آچکی ہیں۔ اور مودودی پارٹی کے عزائم حسب ذیل الفاظ سے واضح ہیں :۔

"اصلاح خلق کی کوئی سکیم بھی حکومت کے اختیارات پر قبضہ کئے بغیر نہیں چل سکتی جو کوئی حقیقت میں خدا کی زمین سے ظلم، فتنہ و فساد مٹانا چاہتا ہو اور واقعی یہ چاہتا ہو کہ خلق خدا کی اصلاح ہو تو اس کے لئے محض واعظ اور ناصح بن کر کام کرنا فضول ہے۔ اسے اُٹھنا چاہیئے۔ اور غلط کار لوگوں کے ہاتھ سے اقتدار چھین کر صحیح اصول اور صحیح طریقے کی حکومت قائم کرنی چاہیئے"۔ (خطبات صفحہ ۳۲۰) ۔۔ اور درحقیقت اس پارٹی کی تمام ترمساعی اس نقطۂ مرکزی کی طرف گھومتی ہے۔ پس سمجھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ پاکستان میں بہائیوں کے نقش

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۲۲ جون۔ آج ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے روس کا چودہ دن کا دورہ ختم کر دیا۔ کل وہ ماسکو سے وارسا کے لئے روانہ ہو جائیں گے ماسکو یونیورسٹی نے "ڈاکٹر آف لا" کی اعزازی ڈگری دی ہے پنڈت جی کا دورہ روس، ہندا و روس کی جانب سے ایک مشترک اعلان پر ختم ہوا۔ جس پر آج رات کریملن میں روس کے وزیراعظم مسٹر نکولائی بلگانن اور ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر جواہر لال نہرو نے دستخط کئے ہیں۔

نئی دہلی ۲۳ جون۔ وزیراعظم ہندوستان مسٹر نہرو اور وزیراعظم مارشل بلگانن نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان اور روس کے درمیان تعلقات کی بنیاد بقاء باہم یعنی پنچ شیلا کے اصولوں پر ہونی چاہیئے۔ ماسکو میں دونوں وزرائے اعظم کے درمیان مذاکرات کے بعد جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا اس میں بتایا گیا ہے کہ ان اصولوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت سے اس کے رقبہ میں اضافہ قوموں کے درمیان باہمی اعتماد میں ترقی اور بین الاقوامی تعاون کے لئے راستہ ہموار ہوگا اس طرح سے جو امن کا ماحول پیدا ہوگا اس میں مذاکرات اور مشورہ سے بین الاقوامی مسائل کو پُرامن طور پر حل کرنا ممکن ہوگا۔ مشترکہ اعلان دہلی اور ماسکو سے ایک ساتھ جاری کیا گیا۔ ماسکو میں یہ اعلان مسٹر نہرو کی پولینڈ کو روانگی سے تھوڑی دیر قبل جاری کیا گیا۔

دونوں وزراء اعظم نے اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ چھوٹی اور کمزور طاقتیں بڑی طاقتوں سے خائف ہیں۔ محسوس کیا کہ ان طاقتوں کے خوف و خدشات کو دور کیا جائے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بقاء باہم کے اصولوں پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

## اسلحہ بندی

وزرائے اعظم نے اس امر پر اتفاق کیا کہ بین الاقوامی مسائل گہری تشویش کا باعث ہیں۔ ہتھیار بنانے اور اسلحہ بندی کی دوڑ نے دنیا میں شبہات اور خوف پیدا کر دیا ہے اور اس طرح لوگوں کی خوش حالی میں رکاوٹ پڑ گئی ہے وزرائے اعظم کی رائے میں ایٹمی ہتھیاروں کو جنگ میں استعمال کرنے اور ان کے تجربات پر پابندی لگانے کی راہ میں کوئی شے مانع نہیں ہونی چاہیئے۔

## پانچ اصول

دونوں وزرائے اعظم کو یقین ہے کہ بقاء باہم یعنی پنچ شیلا کے اصولوں کے پیش نظر دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی، اقتصادی ترقی اور ٹیکنکل تعاون کو فروغ دینے کے لئے بہت گنجائش ہے۔ یہ حقیقت کہ دونوں ملکوں میں اپنے اپنے یہاں کی روایات اور ماحول کے مطابق نظام قائم ہے۔ جو ایسے تعاون کی راہ میں کاوٹ نہیں بن سکتا۔ روس اور ہندوستان کے درمیان تعلقات، دوستی اور باہمی مفاہمت کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ دونوں وزرائے اعظم کے خیال میں یہ تعلقات درج ذیل اصولوں کے تحت جاری رہنے چاہئیں۔

(۱) ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور خود مختاری کا احترام۔

(۲) ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنا۔

(۳) ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں اقتصادی، سیاسی یا نظریاتی مداخلت نہ کرنا

(۴) مساوات اور مشترکہ مفاد کی پاسبانی

(۵) اور پر امن بقاء باہم۔

نکوسیا ۲۲ جون۔ بحر روم کے برطانوی جزیرہ قبرص میں برطانیہ کے خلاف سرگرمیوں نے تشدد کی شکل اختیار کر لی ہے۔ دہشت پسندوں نے برطانوی فوجی اور غیر فوجی افسروں کے گھروں پر بم پھینکے اور فوجوں پر حملے کئے۔ کل شب بم کے دھماکوں سے نکوسیا لرز اٹھا۔ ایک بم ایک بڑے برطانوی افسر سر جون اسٹرن ڈیل نیسبٹ کے مکان پر بھی پھینکا گیا۔ لیکن کسی نقصان جان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ دوسرے دو مقامات پر بھی بم پھینکے گئے۔

سان فرانسسکو ۲۳ جون۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے بھی کل ادارہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے عالمی سرد جنگ کو ختم کرنے کے لئے سات نکاتی پلان پیش کیا۔ اور عالمی سیاستدانوں سے اپیل کی کہ وہ زبانی باتوں کے بجائے کچھ عملی کام کریں مسٹر مولوٹوف نے کہا کہ عالمی کشیدگی میں مزید اضافہ سے تیسری جنگ عظیم کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

مسٹر مولوٹوف کے سات نکات یہ ہیں۔

(۱) تمام ممالک میں جنگی پروپیگنڈا کا خاتمہ۔

(۲) غیر ممالک میں فوجی اڈے ختم کرنے کے سلسلے میں بڑی طاقتوں کے مابین سمجھوتہ۔

(۳) پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی طاقت کی ترقی اور کم ترقی یافتہ ممالک کی امداد (۴) جرمنی سے فوجیں واپس بلانے کے سلسلے میں بڑی طاقتوں کے درمیان سمجھوتہ (۵) مشرق بعید کے متنازعہ مسائل کا تصفیہ (۶) بین الاقوامی اقتصادی تعاون اور تجارت کی راہ سے رکاوٹوں کا خاتمہ اور (۷) مختلف ڈیلی گیشنوں کے ذریعہ بین الاقوامی تعلقات میں اضافہ۔

روسی وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ سوویٹ یونین کی یہ تجویز بھی ہے کہ ۱۹۵۶ء کے نصف تک ایک عالمی کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔ جو جلسہ میں تمام تخفیف اور ایٹمی ہتھیاروں کی ممانعت کے بارے میں غور و خوض کرے۔

انہوں نے کہا کہ "اب یہ امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں کا کام ہے کہ وہ اس سلسلہ میں دوسرا اقدام کریں"

نئی دہلی ۲۴ جون۔ بھارت اور پاکستان میں نہری پانی کی تقسیم کے سلسلہ میں جو عارضی سمجھوتہ طے پایا ہے۔ اس کی تفاصیل آج دہلی میں شائع کر دی گئی ہیں اس سمجھوتہ کی رو سے پاکستان کو فصل خریف کے لئے مطلوبہ مقدار میں نہری پانی بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ اس سمجھوتہ کا مسودہ پچھلے ہفتہ عالمی بنک نے بھارت اور پاکستان سرکار کو بھیجا تھا۔ چنانچہ پاکستان سرکار نے اس سمجھوتہ کو منظور کر کے عالمی بنک کو مطلع کر دیا ہے اس سمجھوتہ کی رو سے بھارت پاکستان کو سندھ اور اس کے معاونوں سے نکلنے والی نہروں کا پانی یکم اپریل سے ۱۳ ستمبر تک طے شدہ مقدار میں سپلائی کرے گا۔ اور بھارت راوی بیاس اور ستلج کا پانی مقررہ مقدار میں حاصل کرے گا۔ لیکن اگر بھارت کو مقررہ مقدار سے زیادہ مقدار میں پانی کی ضرورت ہوگی تو وہ حاصل کر سکیگا پانی کی یہ مقررہ مقدار وہی ہوگی جو اس سے پیشتر بھارت حاصل کرتا رہا ہے مگر اس مسئلہ کے متعلق مستقل سمجھوتہ کے لئے جاری ہے اور عالمی بنک جلد کوئی فارمولہ تیار کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۲۵ جون۔ آج صبح آگرہ کے قریب ایک المناک ہوائی حادثہ پیش آیا۔ جبکہ ہندوستانی ہوائی فوج کے دو ڈکوتہ ہوائی جہاز پرواز کرتے وقت آپس میں ٹکرا گئے۔ اس سے ۱۹ فوجی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ۱۵ فوجی ہوائی فوج کے تھے اور ۴ بری فوج کے۔ ہوائی حادثہ صبح آٹھ بجے پیش آیا۔ اور یہ بھارت میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ ہوائی جہاز آگرہ سے پانچ میل دور کھیریا کے ہوائی اڈہ سے اڑکر پرواز کر رہے تھے۔ کہ فضاء میں ان کی آپس میں ٹکر ہو گئی دونوں ہوائی جہازوں کو ہوا میں ہی آگ لگ گئی اور وہ زمین پر آ گرے۔ دونوں ہوائی جہاز مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہلاک ہونے والے فوجیوں میں ہوائی فوج کے ہوائی افسر بھی تھے۔ ہندوستانی ہوائی فوج کی تاریخ میں یہ بدترین حادثہ ہے۔

## تقرر عہدہ داران لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیوشن ۱۶۴ مورخہ ۵-۵-۵۵ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذیل کے عہدہ داران کا انتخاب منظور فرمایا ہے۔

۱۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

محترمہ معراج بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بدر الدین صاحب عامل۔

۳۔ بقیہ عہدہ داران کا انتخاب صدر صاحبہ انتخاب کر کے اعلان کریں گی۔

جملہ عہدہ داران لجنہ اماء اللہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان سے امید کی جاتی ہے کہ مذکورہ عہدہ داران مرکزیہ سے ہر طرح سے تعاون کرتے ہوئے عنداللہ ماجور ہونگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے نئے عہدہ داران لجنہ کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)